

# انڈین اکنامک ایسوسی ایشن کی صد سالہ تقریبات کے افتتاح کے موقع پر محترم صدر جم۔ وری۔ ند ، جناب رام ناتھ کووند کی تقریر

Posted On: 27 DEC 2017 5:01PM by PIB Delhi

- انڈین اکنامک ایسوسی ایشن کی صد سالہ سالانہ کانفرنس میں، یہاں آکر مجھے بڑی مسرت ہوئی ہے۔ بھارتی ماہرین اقتصادیات کی اس پیشہ ورانہ انجمن کا قیام 1917 میں عمل میں آیا تھا۔ اب یہ ہمارے ملک میں بڑی تعلیمی برادریوں میں سے ایک برادری کی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور اس کے اراکین کی تعداد تقریباً 7000 ممتاز افراد اور اداروں پر مشتمل ہے۔
- میں انڈین اکنامک ایسوسی ایشن اور دراصل آپ سب کو اس اہم سنگ میل کے حصول کیلئے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ عمدگی کے حصول کیلئے آپ کی جستجو اور پالیسی متبادلوں کے مطالعات نے ہمارے علم و حکمت اور عوام سے ہمارے ربط و ضبط میں قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے متعدد اراکین نے مختلف پالیسی ساز اداروں اور انجمنوں، جن میں مالیاتی کمیشن ، اقتصادی مشاورتی کونسل برائے وزیر اعظم اور ابھی حال تک منصوبہ بندی کمیشن میں خدمات انجام دی ہیں۔ 1917 سے آج تک ، ایسوسی ایشن کا رسالہ 'انڈین اکنامک جرنل' ایسے تحقیقی مقالے شائع کرتا رہا ہے، جو ہم عصر موضوعات اور افادیت کے حامل ہوتے ہیں۔
- سالانہ کانفرنس ایک اہم تقریب ہوتی ہے، جو ایسوسی ایشن کے اراکین کو یکجا ہونے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ صد سالہ یادگار کے شایان شان، اس سال کا موضوع 'بھارت کی اقتصادی ترقیات: آزادی کے بعد سے اب تک کا تجربہ' ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس کے تحت مختلف موضوعات کا ایک پورا سلسلہ یعنی مالی پالیسی سے لے کر بیرونی تجارت تک، اور زراعت سے لے کر سماجی، اقتصادی عدم مساوات تک، جیسے تمام معاملات پر تبادلہ خیالات ہوں گے۔ مجھے یہ جان کر بھی خوشی ہوئی ہے کہ امریکہ، سوئٹزرلینڈ اور ملیشیا جیسے دوردراز ممالک کے مقتدر ماہرین اقتصادیات بھی اس میں شریک ہو رہے ہیں۔ بنگلہ دیش کے نوبل انعام یافتہ، **پروفیسر محمد یونس** بھی آج مہمان ذی وقار کی حیثیت سے یہاں شریک ہیں۔ ترقیاتی اقتصادیات شعبے میں ان کا ایسا قابل قدر کام رہا ہے، جو پورے برصغیر کیلئے باعث فخر ہے۔ میں پوری گرمجوشی سے ان کا اور دیگر بین الاقوامی مندوبین کا خیر مقدم کرتا ہوں۔
- اقتصادیات نے گزشتہ 100 برسوں کے دوران تعلیم کے ایک شعبے کے طور پر زبردست وسعت اختیار کی ہے۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے، جو تاریخ اور جغرافیہ ، فلسفے اور اخلاقیات کو یکجا کر کے افزوں طور پر ریاضی سے مملو کرتا ہے۔ اقتصادیات ایک بڑے دریا کی طرح ہے، جس میں گوناگوں دھارے سماجیات سے لے کر اعداد و شمار تک ، آکر ملتے ہیں۔ تاہم اس کی بنیاد میں ہمیشہ بہبود انسانی ہی کار فرما رہا ہے اور یہی ہونا بھی چاہئے۔
- یہی چیز ہے، جو بھارتی ترقیاتی تجربے کو ایک اتنا اہم موضوع بناتی ہے۔ بھارت دنیا میں تیزی سے ترقی کرتی ہوئی معیشتوں میں شمار ہوتا ہے۔ نمو کے بغیر کوئی ترقی ممکن نہیں اور ا کے فقدان کی صورت میں ازسرنو تقسیم کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور پھر بھی جہاں ایک طرف نمو ضروری ہے، وہیں یہ کافی بھی نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے کی عدم مساوات کی صورتحال سے نمٹنے کیلئے، سماجی اور اقتصادی عدم مساوات، جو مختلف طبقات اور یہاں تک کہ مختلف خطوں کے درمیان واقع ہے، کے سد باب کیلئے تخیلاتی پالیسی سازی درکار ہے۔
- بڑی تعداد میں ہمارے اہل وطن اب بھی غربت اور غربت سے بہت نزدیک رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ حفظان صحت، تعلیم، ہاؤسنگ اور شہری سہولتوں تک ان کی رسائی قطعی نا کافی ہے۔ یہ ہمارے سماج کے روایتی طور سے کمزور طبقات مثلاً درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں، دیگر پسماندہ طبقات کے کچھ حصوں اور یقیناً خواتین کے معاملے میں بالکل سچ ہے۔ 2022ء ، جب ہمارا ملک آزادی کی 75 ویں سالگرہ منائے گا، نئے بھارت کی تعمیر کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کیلئے، ان تمام مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔ ہمیں صحت اور تعلیم کے شعبے میں بھی سرمایہ کاری کو انسانی پونجی کے طور پر سمجھنا ہوگا۔ یہی ہماری معیشت کیلئے تعمیرات کا اہم ذریعہ ثابت ہوگی۔
- متعدد ایسے موضوعات ، جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ، دراصل وہ آئین ہند کی ریاستی فہرست میں شامل ہیں۔ انہیں مقامی اور ریاستی سطح پر معقول پالیسی میکانزم وضع کر کے اور نافذ کر کے حل کر نے سے بھارت کے ترقیاتی تجربے میں اضافہ ہوگا۔ امداد باہمی پر مبنی وفاقیہ کے عہد، خصوصاً 14 ویں مالیاتی کمیشن کی رپورٹ کے

نفاذ کے بعد، جس نے ریاستوں کو مزید سرمایہ منتقل کیا ہے، متعدد ذمہ داریاں و توقعات مختلف ریاستوں سے وابستہ ہو گئی ہیں۔

• سرمائے کی ترسیل اور اسے لگانے کیلئے نظریات و خیالات کا خاکہ بھی واضح ہونا ضروری ہے۔ یعنی یہ واضح ہونا چاہئے کہ ریاستیں ان کا استعمال کیسے کریں گی اور کس طریقے سے انجام کار بھارت کی سماجی، ترقیاتی اور مجموعی ضروریات کی تکمیل ممکن ہو سکے گی۔

• لہذا مرکزی حکومت کے ساتھ میں ماہرین اقتصادیات کی برادری سے بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہ ہماری ریاستی حکومتوں کے ساتھ مل کر زیادہ سے زیادہ کام کریں اور انہیں ایسی صلاح اور سفارشات پیش کریں، جو ان کے مخصوص خطے اور آبادی کے منظر نامے سے مطابقت رکھتی ہوں۔ اس پس منظر میں، میں آندھر پردیش کے وزیر اعلیٰ چندربا بونائیڈو کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے اپنی ریاست کو اقتصادی نظریئے اور پہل قدمیوں کے لحاظ سے ایک رہنما ریاست بنا دیا ہے اور بڑی ہنر مندی سے پالیسی نظریات کو زمینی پروجیکٹوں کی شکل دی ہے۔

## • خواتین و حضرات

• انسانی معاشرہ ایک موڑ پر کھڑا ہے۔ دنیا کے بہت سارے حقائق گزشتہ دہائیوں کے دوران سامنے آ چکے ہیں۔ خصوصاً دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد ان کا خاتمہ ہوا ہے۔ اقتصادیات کی دنیا بھی ان تبدیلیوں سے اچھوتی نہیں رہی ہے۔ آج ہمیں ایک ایسی صورتحال درپیش ہے، جہاں متعدد معاشرے، جو ابھی تک کھلی تجارت کی وکالت کیا کرتے تھے، اب تحفظاتی طریقہ کار کے حمایتی بن گئے ہیں۔ اب یہ ذمہ داری ابھرتی ہوئی معیشتوں مثلاً بھارت جیسے ممالک کی ہے کہ وہ بین-منسلک دنیا کیلئے آواز اٹھائیں، جہاں منصفانہ اور افزوں تجارت بڑی تعداد میں لوگوں کی مددگار ہوگی۔

• ایسے متعدد گھریلو معاملات بھی ہیں، جو ہمارے لئے فکر کا باعث ہیں۔ رسمی روزگار کا عہد آہستہ آہستہ ختم ہو کر اب روزگار کے ایسے مواقع کی شکل لے رہا ہے، جہاں صورتحال بدل گئی ہے اور اب خود روزگار کے مواقع، جو خصوصی مینوفیکچرنگ کے شعبے سے وابستہ ہیں، خدمات کے شعبے سے وابستہ ہیں اور ڈیجیٹل معیشت سے جڑے ہوئے ہیں، ان کا دور شروع ہو رہا ہے۔ ہم خواہ اسے غیر رسمی معیشت کہیں یا دوڑخی معیشت جیسا کی آجکل اسے پکارا جاتا ہے۔ خواہ ہم مائیکرو کریڈٹ یا چھوٹے قرضوں کے طریقہ کار کو اپنائیں یا سماجی صنعت کاری کو فروغ دیں، یہ شعبہ بہر حال وسعت اختیار کرتا جائے گا۔ ہمیں یہ بات سمجھنی چاہئے اور اسی لحاظ سے پالیسیاں وضع کرنی چاہئے، جو ان تقاصوں سے ہم آہنگ ہوں۔ ہمیں ایسے سماجی سلامتی کے اقدامات کرنے ہوں گے اور سلامتی کے دائرے بھی بڑھانے ہوں گے، جن سے اس کے شرکائے کار کو تحفظ حاصل ہو۔

• مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ حکومت ہند نے ان تمام فاصلوں کی شناخت کر لی ہے۔ اسٹارٹ اپ انڈیا، اسٹینڈ اپ انڈیا، مُدرا اور جن دھن یوجنا جیسی پہل قدمیاں جن کے توسط سے بینکنگ نظام میں سیکڑوں لاکھوں شراکتیں آئی ہیں۔ ان کا مقصد انہیں فاصلوں کو پُر کرنا ہے، جو آزادی کے بعد سے حاصل کی گئی ترقی کے باوجود ہمارے ترقیاتی ماڈل میں اب بھی کار فرما ہیں۔

• یہ تمام چنوتیاں اور مسائل ہمارے ماہرین اقتصادیات کے سامنے درپیش ہیں، انہیں ان پر غور و فکر بھی کرنا ہے اور ان کا تجزیہ بھی کرنا ہے اور اسی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل بھی پیش کرنا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ یہ تمام موضوعات اور دیگر بہت سے موضوعات آئندہ چند دنوں کے بعد اس کانفرنس میں شامل ہوں گے اور اب جب کہ انڈین اکنامک ایسوسی ایشن اپنے قیام کی دوسری صدی میں داخل ہوگی، تو مجھے پورا یقین ہے کہ ایسوسی ایشن اور اس کے اراکین ہمارے ملک کے ترقیاتی عمل سے ڈھیک اسی طرح وابستہ رہیں گے، جیسے کہ گزشتہ 100 برسوں کے دوران رہے ہیں۔

• میں آپ سب کو اس کانفرنس اور آنے والے نئے سال کیلئے اپنی جانب سے نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔ جے ہند!

\*\*\*\*\*

